صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 19 جون 2012ء بمطابق 28 رجب 1433 ہجری بعداز دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلۡقِسۡطِۖ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَـَٔانُ قَوۡمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعۡدِلُواْۚ ٱعۡدِلُواْ هُوَ أَقۡرَبُ لِلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَO وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُم مَّغۡفِرَةٞ وَأَجۡرٌ عَظِيمٞO وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَحِيمِ۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی کا باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو انصاف کرو یہی بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جو کچھ تم کرتے ہو بے شک اللہ اس سے خبردار ہے۔ اللہ نے ایمان والوں سے اور جو نیک کام کرتے ہیں بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں۔

وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں پرویز احمد خان 19-06-2012، محمود عالم صاحب 19-06-2012، عنایت اللہ خان جدون صاحب 19-06-2012، سمیع اللہ خان علیزئی صاحب 19-06-2012۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔ بڑی مدت بعد وہ اٹھے ہیں جی، بسم اللہ۔

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب! پرون پہ کراچئ کښې پہ ٹارگٹ کلنگ کښې زمونږه یو وررور شیر علی خان شهید شوے دے او د دغه کور نه دا دریم شهید وو، دوه شهیدان ئے مخکښې راوړی دی او پہ دغه تحصیل کښې دا چهتیسواں، شپږ دیرش شهیدان پہ ٹارگٹ کلنگ کښې د کراچئ نه راوړل، د هغوی د پاره دعا چې اوشی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: آپ بھی دعا مانگ رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی میں جناب سپیکر صاحب، ایک بات کرنا چاہتی ہوں-----

جناب سپیکر: اگر دعا مانگنی ہو تو یہ اس میں-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اسی سے Related ایک بات ہے لیکن یہ کسی اور کے متعلق ہے، تو دعا ہی کروانی ہے سب سے، تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں-----

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کل، یہ بات تو خیر میاں صاحب کو کرنی چاہیئے تھی یا عاقل شاہ صاحب کو، لیکن وہ موجود نہیں ہیں، کل ہماری پشتو کی جو ایک مشہور گلوکارہ تھی، ان کو اور ان کے والد صاحب کو گولیوں سے چھلنی کر کے ان کو مار دیا گیا اور کلچر میں جو کمی آگئی جناب سپیکر صاحب،

مجھے یہ بات کہتے ہوئے یہاں پہ اس ہاؤس میں، ہمارے غیر تمند پٹھان جو ہیں، آج تک میں نے نہیں سنا تھا کہ وہ کسی عورت پہ سر بازار گولیاں چلاتے ہیں یا ان کو مارتے ہیں، چاہے وہ کوئی بھی ہو، غریب ہو، گلوکارہ ہو، کوئی بھی ایسی شخصیت ہو لیکن یہاں پہ میرا خیال ہے یا تو ہماری روایات دم توڑ رہی ہیں یا ہماری تہذیب میں کوئی کمی آ رہی ہے جس کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا، اس کے ساتھ اگر سب لوگوں کیلئے اکٹھی دعا کرا دی جائے تو مہربانی ہو گی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! که دعا غنی داد خان باندې وکړو نن۔ دا کراچۍ کښې او دا دلته چې کومه افسوسناکه واقعه شوې ده، د دوئ د پاره لږه دعائے مغفرت اوغواړئ جی۔

حافظ اختر علی: دې سره جی جناب سپیکر صاحب، دا د بجلۍ متعلق د لوډ شیډنګ متعلق چې کومې مظاهرې شوې وې، په هغې کښې یو شهید شوے دے او ډیر کسان په هغې کښې زخمیان شوی دی ځکه چې خلق مجبوره دی، خلق راوځی او په هغې کښې، نو هغه به ورسره شامل کړو۔

جناب سپیکر: ټول شامل کړئ پکښې جی، دعا غوښتو کښې د نومې انسانان پکښې شامل کړئ۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 8.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 40 کروڑ 75 لاکھ 79 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران داخلہ و قبائلی امور اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. one billion, 40 crore, 75 lac and 79 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges

that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Home and Tribal Affairs Department.

Cut Motions on Demand No. 8: Janab Muhammad Akram Khan Durani Sahib, to please move his cut motion.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Thank you, Withdrawn. Sanaullah Khan Miankhel Sahib, not present, it lapses. Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: زه خپل کټ موشن واپس اخلم جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

(Applause)

Mr. Speaker: Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, not present, it lapses. Sardar Shamoon Yar Khan.

سردار شمعون یار خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایک لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Saeeda Batool Nasir Sahiba.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر، میں پانچ لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Abdul Sattar Khan Sahib, not present, it lapses. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لینا چاہتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Thank you.

میں اس لئے 'تھینک یو' کہتا ہوں کہ وہ ہاؤس کے وقت کو بچا رہے ہیں تو آج چونکہ آخری دن بھی ہے، اس لئے تو کٹ موشنز پہ، جی محمد زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ جی دې هوم کبنې خو دغه ډیر دی خو منسټر صاحب وائی Withdraw ئے کړئ نو زه ئے Withdraw کوم جی۔

جناب سپیکر: Withdrawn، بیا ستاسو خپل هاؤس دے بل وخت به راشی، بل وخت به راشی۔ هغه بله ورځ بیا د دې۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Mufti Kifayatullah Sahib, not present, it lapses.

یہ اچھی بات ہے، کل آپ چونکہ زیادہ اچھے طریقے سے اس پہ اپنا اظہار رائے کر چکے ہیں تو اگر کچھ دوست نہیں آئے تھے اور آج ان کو تھوڑا تھوڑا موقع مل جائے، اگر وہ کریں بھی تو خیر ہے لیکن Mostly یہ اچھا جذبہ ہے، I appreciate۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: میں چار لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four lac only. Naseer Muhammad Khan.

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you.۔ یہ شیر اعظم خان وزیر کی صحبت کا اثر ہے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب ڈیر ښه سړے دے نو زه ئے واپس اخلم۔

جناب سپیکر: اچھا، (قہقہہ) اچھی بات ہے، اچھی بات ہے، Withdrawn۔ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جو مجھے سی ایم جیسی شخصیت کے پاس ہوں جو کہ سب کو احترام دیتے ہیں اور اس ہاؤس کے ہر بندے کو اپنا Colleague سمجھ کر اور ان پہ غیرت بھی کرتے ہیں تو میں اپنی جو کٹ موشن ہے، واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you very much. Sardar Shamoon Yar Khan, please.

سردار شمعون یار خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے بڑی اچھی باتیں کیں اور کوشش کی ہے کہ جو باقی ممبران تھے، وہ بھی اپنی اپنی تحریک جو ہے، وہ واپس لے لیتے، میرا مقصد صرف چند چیزوں کی نشاندہی کرنا تھی، باقی اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو وزیر اعلیٰ صاحب ہیں، ان کو یہ سارے ممبران عزت بخشتے ہیں، اس میں وہ کوئی فرق نہیں لاتے اور اب صوبے کے جو حالات ہیں، دہشت گردی کے حوالے سے یا ہر روز جو اغواء کے واقعات ہو رہے ہیں اور جو زیادتیاں اور ناانصافیاں جو محکمہ داخلہ و قبائلی امور اور شہری دفاع کے نیچے آتی ہیں، ان میں یہ میں تھوڑی سی ان کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ جو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے

Budget Estimates کی ایک کتاب دی ہے، اس میں اس کی تفصیل، ان کے جو پانچ محکمے ہیں، وہ اس کے اندر انہوں نے بتائے ہیں جن میں پولیس ڈیپارٹمنٹ ہے، ڈائریکٹریٹ آف سول ڈیفنس ہے، انسپکٹریٹ آف جنرل پولیس، Prisons جیلخانہ جات، Directorate of Probation and Reclamation اور Directorate of Prosecution، تو یہ تمام پانچ محکمے ہیں اور اس سے پہلے یہ بڑے ہی اچھے الفاظ میں انہوں نے یہاں لکھا کہ Safe and Fearless Environment for General Population in Khyber Pakhtunkhwa، تو یہ جو Goal اور یہ جو ساری اس میں Details انہوں نے بتائی ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اپنی کوشش کرے کہ وہ ان چیزوں کو اور بہتر کرے۔ تمام محکموں کو ان کی ضرورت کے مطابق وسائل بھی دیئے جاتے ہیں، ان کی ضروریات پوری کرنے کیلئے ان کو توجہ بھی دی جاتی ہے، تو آخر ایسی کیا وجہ ہے کہ اس کے باوجود بھی جو اس صوبے کے شہری ہیں وہ آئے روز، ان مختلف محکموں سے وہ شکایت بھی آتی ہے، ان کے بارے میں شکایات کرتے ہیں کہ ہم ان کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں اور خاص طور پر یہ ڈائریکٹریٹ آف سول ڈیفنس ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں یا میری نظر سے شاید گزرا نہ ہو کہ اس ڈائریکٹریٹ کی طرف سے ابھی تک کوئی ایسی کارآمد چیز سول ڈیفنس کے حوالے سے کی گئی ہو، تو اس کے بارے میں ذرا بتایا جائے کہ آیا یہ محکمہ جو ہے، یہ جو ڈائریکٹریٹ بنایا گیا ہے، آیا یہ اپنی کارکردگی دکھا بھی رہا ہے یا صرف کاغذوں میں ہی اس کا نام چل رہا ہے؟ اور اس کو پیسے بھی دیئے جا رہے ہیں تو یہ چیز ہے، اس کے حوالے سے میں نشاندہی کرنا چاہتا ہوں، جو باقی بھی ہیں، وہ ان شاء اللہ ابھی ان کی باری آئیگی تو اس پہ بھی بات کریں گے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آنریبل لاء منسٹر صاحب، یہ ڈیفنس کیا ہے، آپ نے کیا بتایا ہے؟

<u>سردار شمعون یار خان:</u> ڈائریکٹریٹ آف سول ڈیفنس۔

<u>جناب سپیکر:</u> سول ڈیفنس، یہ 1122 کے بعد یہ محکمے Abolish نہیں ہوئے ہیں؟ ہاں نا، محکمہ تو ہے لیکن ابھی Dead سا محکمہ ہے۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> یہ جب سب کے سوال آجائیں پھر وہ جواب دے دوں گا جی، اس وقت۔

<u>جناب سپیکر:</u> سعیدہ بتول ناصر صاحبہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر صاحب! مجھے تو یہ اعتراض ہے، جیسا کہ شمعون صاحب نے کہا کہ پانچ محکمے ہیں تو اس میں بھی کوئی ایسی 'پراگریس'، شہریوں کو کوئی سہولت، جیسا کہ سول ڈیفنس ہے اور اس میں کوئی کام، پہلے تو اس محکمے میں کافی 'پراگریس' ہوتی تھی، کام ہوتا تھا، ٹریننگ ہوتی تھی اور شہریوں کی سہولت کیلئے ہوتا تھا، ابھی تو صرف نام ہی رہ گیا ہے۔ اس بجٹ میں اس میں کوئی کام نہیں ہے اور پھر یہ جو ایک ارب 40 کروڑ مختص کئے گئے ہیں تو منسٹر صاحب یہ وضاحت کریں کہ کوئی ایسی 'پراگریس' تو نہیں ہوتی کہ یہ جو اتنا فنڈ مختص کیا جاتا ہے، تو یہ وزیراعلیٰ کے عہدے کے ساتھ ظاہر ہے کہ پانچ محکمے بھی رکھ دیئے گئے ہیں، اگر اس کو الگ کر دیا جاتا تو اس میں سہولت کیلئے عوام کو جیسے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، انرجی 'کرائسس' ہے تو چاہیئے یہ تھا، عوام کو سہولت کیلئے کوئی متبادل راستہ اختیار کیا جاتا تو چار سالوں میں ایسا کچھ بھی نہیں کیا گیا لیکن فنڈ اتنا زیادہ اس میں رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ داخله او سول ډیفنس جی، داخله خو لاء اینډ آرډر سره تعلق ساتی، که چرته په صوبه کښې چا لاء اینډ آرډر لیدلے وی خو بیا خو دومره زیات 'اماؤنټ'، دا هاؤس د ورته وګوری چې دا د دې قابله ده چې مونږه ورکړو؟ دویمه خبره، دویمه خبره د سول ډیفنس ده چې څومره ترقیافته ممالک دی، په هغې کښې اکثر دارومدار په سول ډیفنس دے۔ مونږ سول ډیفنس ته څه ورکړی دی؟ برائے نام محکمه ده، پکار دا ده چې مونږ سول ډیفنس ته مخصوص ضلعو کښې او مونږ سره په دې فلور باندې دا وعده شوې وه چې ډسټرکټ کرک کښې به مونږ د سول ډیفنس باقاعده برانچ ورکوؤ او مشینری به ورکوؤ۔ اوسه پورې چې کوم دے، هغه ټاؤن کمیټئ کښې، میونسپل کمیټئ کښې خو سول ډیفنس نه هغه اوسه پورې ما مطالبه Still pending, nothing done، نو زه دا ریکویسټ کوم ارشد عبد اللّٰه خان ته چې په دې باندې د مونږ ته څه وکړی؟ دا ایشورنس په دې هاؤس کښې ما ته راکړے شوے وو، هغې باندې دوئ څه وکړل؟ شکریه، ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Honourable Minister for Law, on behalf of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ ایسا ہے کہ میرے خیال سے یہاں پر جو بات کی گئی ہے Terrorism, kidnappings یا جنرل لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کے حوالے سے، تو جب گورنمنٹ بنی 2008ء سے، پھر 2009، اس وقت کی Statistics اٹھا لیں اور ابھی آج کی Statistics اٹھا لیں تو ان شاء اللہ Terrorism کے واقعات میں نمایاں کمی آئی ہے اور یہ سارا ہوم ڈیپارٹمنٹ ہی ڈیل کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ہے، آپ کا جو General crime ہوتا ہے، آپ لاہور، کراچی یا یعنی Statistically راولپنڈی کے ساتھ Comparison کر لیں تو Peshawar is much better اللہ کے فضل سے، آبادی کے تناسب سے بھی Even کراچی کو آپ Divide بھی کر لیں تو کسی بھی جگہ پر ہمارا جو ہے، ہم بہتر ہیں، ہمارا Crime rate کافی کم ہے۔ باقی سول ڈیفنس کی بات کی گئی ہے تو سول ڈیفنس ٹھیک ہے، اس قسم کا ایک محکمہ نہیں ہے کہ جو اپنے آپ کو 'پروجیکٹ' کرنے میں جس طرح بھی ہمارا یہ ریسکیو 1122 آیا ہے، انہوں نے اپنی بڑی اچھی 'پروجیکشن' کی اور بڑی اچھی سروسز دی ہیں، وہ شاید کافی عرصے سے ایک محکمہ ہے لیکن وہ بھی ٹریننگز دیتا ہے، بلکہ جتنی ہماری سپیشل پولیس فورس ہے، چونکہ ان کیلئے ایسی جگہ تھی نہیں ہنگو میں، ادھر ادھر، تو ان کو ٹریننگ دی گئی ہے جی، سول ڈیفنس والوں نے ان کو ٹریننگ دی ہے، پھر کالجز میں ٹریننگ یہ دیتا ہے سٹوڈنٹس کو، سکولز میں دیتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں، مختلف طبقوں میں Rescue missions میں مختلف جگہوں پہ یہ لوگ ٹریننگ دیتے ہیں لیکن آپ کی بات صحیح ہے کہ اخباروں میں، میڈیا پہ اس قسم کی جو ہے، جناب سپیکر صاحب! توجہ ذرا فرمائیں تو میں کچھ عرض کروں، تو یہ ہے کہ اس قسم کی 'پروجیکشن' نہیں ہے، We accept تو ان شاء اللہ ان کو میں کہوں گا کہ آپ جتنی بھی Annual reports ہیں یا وہ جمع کرائیں اسمبلی میں، یا اخباروں میں کم از کم ان کی کارکردگی ہے، وہ سامنے لائیں اور میں آخر میں دوبارہ سب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کٹ موشنز Withdraw کی ہیں اور آپ لوگوں سے بھی گزارش ہے کہ مہربانی کر کے یہ Withdraw کر لیں۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: شمعون یار خان۔

سردار شمعون یار خان: یہ ٹھیک ہے-----

جناب سپیکر: Contest کرتے ہیں یا Withdraw؟

سردار شمعون یار خان: نہیں میں Withdraw کرتا ہوں، جو منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے، میں اس سے Satisfy نہیں ہوں، حکومت کی مرضی ہے، ہم تو یہی چاہیں گے کہ اس کو بہتر کرنے کیلئے اچھے اقدامات کرے تاکہ جو ادارے بنائے گئے ہیں، ان کو بہتر بنایا جا سکے نہ کہ ان کے ساتھ ایک نیا ادارہ یا ڈائریکٹریٹ بنا کر ان کے ساتھ کھڑا کیا جائے۔ جس طرح 1122 کی جو ایک سروس بنائی گئی ہے، وہ اچھا اقدام ہے-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

سردار شمعون یار خان: اور جو Already existing departments ہیں، ان کو کیوں بہتر نہیں کیا جاتا؟-----

جناب سپیکر: ابھی Withdrawn؟

سردار شمعون یار خان: ابھی Withdraw کرتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: زہ جی خپل کټ موشن Withdraw کوم-----

Mr. Speaker: Withdrawn.

ملک قاسم خان خٹک: خو ورسره دا خبره کوم منسټر صاحب ته چې ده خو نقل وکړو هلته نه څه جواب چې کوم دے، څه پته نه وه ورته خو زه دا وایم چې دا خپله خاوره خپل اختیار، مونږ لائسنسونه دلته غوښتل، هغه لائسنسونه درانی صاحب خو دې هاؤس کښې خبره کړې وه، اوسه پورې څه عمل نشته او مونږ چې خپله خاوره کښې ګرځو او سحر نه بیګا پورې چې بیګا ته به روغ راځو که نه به راځو؟ شکریه، ډیره مهربانی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہاں ناصرہ بتول صاحبہ جی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر صاحب! میں صرف ایک Suggestion دیتی ہوں کہ یہ جو فنڈ ہے، اس میں جو Disaster ہوتا ہے، اس کو وہاں پر استعمال کیا جائے جیسا کہ آگ لگتی ہے تو آگ یا جو بھی حادثہ ہوتا ہے، آگ لگتی ہے کوئی اور حادثہ پیش آ جائے تو ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ، کوئی Trained

staffایسا نہیں ہوتا کہ اس کو بچایا جاسکے۔ مزید جیسے ایکسیڈنٹ ہوتا ہے تو اس میں اگر استعمال کیا جائے۔ میں Withdrawکرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 8, therefore, the question before the House is that Demand No. 8 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Prisons, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 9.

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): شکریہ جناب سپیکر۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 91 کروڑ 3 لاکھ 10 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 91 crore, 3 lac, 10 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Prisons.

Cut Motions on Demand No. 9: Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, please.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم جناب سپیکر صاحب! زمونږه میاں نثار گل صاحب ډیر ښه سړے دے او مونږ یوه دعا ورته کولے شو صوبائی حکومت ته، زه کټ موشن واپس اخلم او دې د پاره ئے اخلم چې د دوئ په ذهن باندې ډیر بوجھ دے، د صوبائی حکومت یو قیدی دے، هغې د پاره دوئ د شپې تهوله شپه میټنګونه وکړی چې چرته ئے قید کړو، کوم ځائے ته ئے بوځو؟ نو دعا به کوؤ چې دوئ ته خدائے پاک طاقت ورکړی چې د یو قیدی د پاره مناسب انتظام وکړی او زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ ثناء اللہ خان میانخیل صاحب، موجود نہیں۔ زرقا بی بی موجود نہیں۔ سعیدہ بتول ناصر صاحبہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر صاحب! میں پانچ لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! دا منسٹر صاحب ډیر ښه سړے دے، اس لئے میں واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ نلوٹھا صاحب، Withdrawn۔ سردار شمعون یار خان۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ جناب سپیکر۔ اگر منسٹر صاحب یہ یقین دلائیں کہ جو بنوں جیل کا واقعہ ہوا، اس طرح کے واقعات نہ ہوں اور ابھی جو ہمیں پشاور میں بھی ایک Affair نظر آ رہا ہے کہ ہو سکتا ہے، اللہ نہ کرے کہ ایسا کوئی واقعہ ہو تو ہم بالکل ان کا شکریہ بھی ادا کریں گے اور یہ تحریک واپس لیتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib, please.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Thank you, Mr. Speaker Sir. I beg to move a cut of rupees one lac only on Demand No. 9.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Inayatullah Khan Jadoon Sahib. Not present, it lapses. Ghulam Muhammad Khan Sahib.

جناب غلام محمد: میاں نثار گل صاحب سامنے بیٹھے ہیں سر، میں تو واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Haji Qalandar Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: میرا تو دوست ہے، میں واپس ہی لوں گا لیکن ایک بات صرف ان سے میں پوچھتا ہوں کہ بنوں جیل میں جو واقعہ ہوا ہے، تھوڑی سی ڈیٹیل بتا دیں کہ 387 آدمی لے گئے اور پانچ گھنٹے کا یہ آپریشن تھا، اتنی بے بسی کیسے تھی کہ جیل پولیس کو یا اس مقام پر ہماری کوئی پولیس لائن نہیں تھی یا کوئی امداد نہیں پہنچ سکتی تھی؟ اور یہ کتنی بڑی کانوائے آئی، کتنی بڑی کانوائے چلی گئی اور یہ اس طرح سے اگر 'رٹ' چیلنج کی گئی گورنمنٹ کی، تو مجھے اس میں تھوڑا سا یہ اگر مہربانی کر کے بتائیں تو میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: واپس، Withdraw ہوئے۔ مفتی صاحب، محمد زمین خان Withdrawn؟

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر! د جیلونو حالات ډیر ښه نه دی، منسټر صاحب ته مو درخواست دے چې لږه توجه ورله ورکړی، نور زه ئے واپس اخلم۔

مفتی کفایت اللہ: میں ایک اضافی بات کرنا چاہتا ہوں، اگر اجازت ہو۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! یہ بات بہت زیادہ افسوس کے ساتھ سنی جا رہی ہے کہ ہمارے ملک کے وزیراعظم پاکستان کو پانچ سال کیلئے عدلیہ نے نااہل قرار دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ابھی ابھی خبر ہے؟

مفتی کفایت اللہ: یہ تازہ خبر ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک چٹ میرے پاس آئی ہے لیکن میں چونکہ اخباری یا اس پہ اتنا نہیں جاتا۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! ہماری بزنس تو جاری ہے لیکن بعض اوقات غیر معمولی واقعہ ہو جاتا ہے اور اس غیر معمولی واقعہ کو ہم نظر انداز بھی نہیں کر سکتے اور اس پر بات کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ہمارے ملک کی یہ بد قسمتی رہی ہے کہ یہاں جمہوریت کو راستے پہ جانے کیلئے موقع نہیں دیا گیا۔ ہماری بہت ساری جمہوریتوں کا گلہ گھونٹ دیا گیا اور یہاں فوجی آمر آئے اور انہوں نے اپنی آمریت سے اس ملک کو چلایا۔ میں آج بھی سمجھتا ہوں کہ فوجی آمریت کا شاخسانہ ہوتا ہے کہ جب کسی اور راستے سے وہ اپنے اثر کو استعمال کر دیتے ہیں۔ اس میں تو کوئی بات نہیں، عدلیہ کا احترام ضروری ہے، ہر ایک جج کا ہم احترام کرتے ہیں لیکن جب آئین کے اندر یہ لکھا ہوا ہے کہ سپریم جو ہے، وہ پارلیمنٹ ہے تو پھر پارلیمنٹ کی Supremacy کہاں چلی گئی؟ پہلے تو اس پر بات تھی کہ ہم نے سزا دی اور سزا یافتہ ہے اور آج بتایا گیا کہ 26 اپریل سے آپ کے ملک کا کوئی وزیراعظم نہیں ہے۔ اب اس پر حیران ہوں کہ بغیر وزیراعظم کے یہ ملک کس طرح چلے گا؟ جناب سپیکر، بہت زیادہ بہتر ہوتا کہ ہمارے آئین کے اندر دائرے بھی موجود ہیں اور ادارے بھی موجود ہیں، جتنے جتنے ادارے ہیں، ان تمام کے دائرے ہیں اور کوئی بھی ادارہ اگر اپنے دائرہ سے باہر نکلتا ہے تو یہ ایسا نہیں ہے، ایک شخص جب کسی دیوار سے ٹکراتا ہے تو اس کا سر پھٹ جاتا ہے لیکن جب اداروں کا اداروں سے ٹکراؤ ہوتا ہے تو یہ ملک کی بد بختی ہے۔ میں سمجھتا ہوں، ابھی موقع، آج کا موقع تمام جمہوریت پسند لوگوں کیلئے بہت زیادہ تعجب والا موقع ہے۔ اس دن میں نے یہاں پر ایک بات کی تھی تو میرے ساتھی بہت زیادہ ناراض ہوئے۔ میں نے اس وقت کہا تھا کہ ایک ہے ادارہ اور ایک ہے شخصیت، ادارے کو شخصیت پر قربان نہیں کرنا چاہیئے، شخصیت کو اداروں پر قربان کرنا چاہیئے۔ اداروں کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے، شخصیات آتی جاتی ہیں، ان کی اتنی اہمیت نہیں ہوتی۔ بہت ہی اچھی بات ہے کہ ہماری عدلیہ

آزاد ہو گئی ہے اور بہت اچھی بات ہے کہ جمہوریت یہاں مستحکم ہے لیکن وہ کونسا دن ہے ان پانچ سالوں میں، کہ Rumors نہیں پھیلائے گئے، افواہ نہیں پھیلائی گئی؟ اور یہ پیشن گوئی کی گئی کہ اس ہفتے کے اندر حکومت جارہی ہے اور دوسرے ہفتے کے اندر حکومت جارہی ہے۔ جناب سپیکر، کبھی ہمارے صدر کے بارے میں یہ کہا گیا کہ وہ اس قابل نہیں ہے کہ وہ ایوان صدر میں بیٹھ جائیں اور کبھی یہ کہا گیا کہ ہمارا وزیر اعظم اس قابل نہیں ہے کہ وہ ایوان وزیر اعظم میں بیٹھ جائیں۔ جب آئین دونوں اداروں کا دائرہ کار متعین کرتا ہے تو پھر ایگزیکٹیو اختیارات لوگ کیوں لے لیتے ہیں؟ جہاں پر ان کا ہاتھ پہنچتا ہے، وہاں تک پہنچنا چاہیئے اور جہاں تک نہیں پہنچتا تو نہیں پہنچنا چاہیئے۔ اس دن میں نے ایک بات کی تھی، میرے ساتھی ناراض ہو گئے تھے، میں اپنے ساتھیوں کا احترام کرتا ہوں اور اپنی رائے کیلئے میں چاہوں گا کہ میں ہی اپنی رائے دیدوں، ڈکٹیٹر نہ ہوں۔ میں نے اس وقت یہ کہا تھا کہ عدلیہ کا جو ہمارے پاس ایک Concept ہے، وہ بہت زیادہ پاکیزہ اور مقدس ہے لیکن جب کوئی مقدس آدمی غلطی کرے گا تو وہ دو غلطیاں شمار ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ يٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ مَن يَأۡتِ مِنكُنَّ بِفَٰحِشَةٖ مُّبَيِّنَةٖ يُضَٰعَفۡ لَهَا ٱلۡعَذَابُ ضِعۡفَيۡنِۚ ۔ اے نبی کے گھر والوں! اگر آپ غلطی کرو گے تو آپ کی غلطی ایک غلطی شمار نہیں ہو گی، دو غلطیاں ہوں گی، ایک تو بحیثیت انسان اور مسلمان غلطی ہو گئی ہے اور دوسرا آپ نے حرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نہیں رکھا اور لوگ ایک غلطی کریں گے تو ایک گناہ و سزا ہو گی، یہاں دو ہو نگی۔ یہی بات اداروں کے چیف کیلئے ہے کہ جب وہ غلطیاں کرتے ہیں، وہ عام غلطی نہیں ہوتی، وہ بہت بڑی غلطی ہوتی ہے۔ جب کوئی ادارے کا سربراہ کسی کام کے اندر ملوث ہوتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ Perception یہ ہوتا ہے کہ پوری قوم اس کے اندر ملوث ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لا یقضین القاضی حینما یقضی و ھو غضبان کہ جب قاضی کو غصہ آئے تو غصہ کی حالت میں اس کو بالکل فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے، اس لئے کہ یہ غصے کے ماتحت فیصلہ ہو گا، یہ انصاف نہیں کر سکے گا۔ جناب سپیکر، آپ کو اندازہ نہیں، مجھے بھی اندازہ ہے کہ یہاں ہم نے ایک تحریک چلائی ہے، پورے ملک نے عدلیہ کو آزاد کرنے کیلئے، چیف جسٹس کو بحال کرنے کیلئے ہم نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ چیف جسٹس کو بحال کر دو اور آدھا ملک اس وقت بھی ناراض تھا تو گویا جب ہمارا چیف جسٹس بحال ہوا تو یہ آدھے پاکستانیوں کا چیف جسٹس تھا، آدھے کا نہیں تھا تو اس کے بعد کیا ہوا؟ ان کے ایسے فیصلے سامنے آئے کہ ہمیں بہت زیادہ حیرانی ہوتی ہے، یعنی اگر وہ رحمان ملک کو Disqualify کر لیتے ہیں، کوئی بات نہیں لیکن اگر

وزیراعظم کو Disqualify کردیں، کوئی بات نہیں لیکن پوچھنا یہ ہے کہ انصاف ایک ہی طرف جارہا ہے؟ انصاف کے مورچے ایک ہی طرف تیر پھینک رہے ہیں۔آج پنجاب کا وزیراعلیٰ محترم جناب شہباز شریف صاحب، وہ Stay order کی بنیاد پر وزیراعلیٰ ہیں، (تالیاں) اس کے پھر معنی یہ ہوئے کہ ہمیں سوموٹو ایکشن لینا چاہیئے اور کیا لینا چاہیئے (تالیاں) جناب سپیکر! میں بہت زیادہ افسردہ ہوں، اس سے زیادہ افسردہ میں اس وقت تھا جب ڈاکٹر ارسلان افتخار کی بات آئی اور آج لوگ کہہ رہے ہیں، ہم چیف جسٹس کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم عدلیہ کے ساتھ کھڑے ہیں، وہ یہ کیوں نہیں کہنا چاہتے کہ ہم ارسلان افتخار کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم چیف جسٹس کے بیٹے کے ساتھ کھڑے ہیں؟ (تالیاں) اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اگر وزیراعظم کا بیٹا ہو اور صدر کا بیٹا ہو اور چیف جسٹس کا بیٹا ہو تو پھر وہاں قانون بھی خاموش ہو جاتا ہے، وہاں عدلیہ بھی خاموش ہو جاتی ہے۔ میں نے اس وقت بھی کہا تھا، چھینٹیں آگئی ہیں، اب وہ جو عدلیہ کا ایک مقدس Concept تھا، وہ باقی نہیں رہا تو کیوں اداروں کو ٹکرایا جائے؟ آج میں ایوان میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب Disqualification آگئی وزیراعظم کی، اب وزیراعظم تو نہیں رہ سکے گا، ہماری پارلیمنٹ اتنی تگڑی نہیں ہے کہ وہ اس کو Refuse کرے، یہ تو وہ چلے جائیں گے لیکن ساتھ ساتھ بہتر یہ ہوگا کہ ہمارے چیف جسٹس صاحب اقدام کریں اور یہ بھی مستعفی ہو جائیں۔جب عدلیہ کا وہ، (تالیاں) جناب سپیکر، جب عدلیہ کا سربراہ جائے گا اور وہاں انتظامیہ کا سربراہ جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ خیر ہو جائیگی، اداروں کے درمیان ٹکراؤ ختم ہو جائے گا اور میں کہتا ہوں عدلیہ کے وقار کیلئے ایک چیف جسٹس نہیں، دس اور ہزار چیف جسٹس قربان کئے جاسکتے ہیں۔ یہ کیسے خیال کیا گیا کہ اگر افتخار صاحب چیف جسٹس رہیں گے تو عدل ہوگا، انصاف ہوگا اور ان کی جگہ کوئی اور آجائے گا تو پھر عدالت ختم ہو جائیگی؟ نہیں، ہمیں شخصیات پر نہیں جانا چاہیئے، ہمیں اپنے پرائے کی بات نہیں کرنی چاہیئے، ہمیں آج عدلیہ کو بچانا چاہیئے اور عدلیہ کو بچانے کیلئے بہتر حل ہے، کوئی آدمی اگر وہ عدلیہ کا سربراہ ہے اور وہ وزیراعلیٰ کے اختیارات استعمال کرتا ہے یا وہ فوج کے اختیارات استعمال کرتا ہے تو یہ پھر عدلیہ کا سربراہ نہیں ہوا، پھر آیئے ایک قانون پاس کرتے ہیں، سارے اختیارات چیف جسٹس کو دیتے ہیں اور یہ سارے لوگوں کو گھروں کو بھیجتے ہیں، وہ جس طرح فیصلہ کریں، کریں جناب سپیکر۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میں اس موقع پر اپنے افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کیلئے نیک شگون نہیں ہے۔ جمہوریت کو چلنے دیا جائے، وہ کون لوگ ہیں جو

جمہوریت کا گلا گھونٹ دیتے ہیں؟ یہاں ایک وزیراعظم کو پھانسی پر چڑھایا گیا، اس لئے کہ وہ جمہوریت کی بات کر رہا تھا، (تالیاں) ایک وزیراعظم کے آفس کو تالے لگائے گئے، اس لئے کہ وہ جمہوریت کی بات کر رہا تھا۔ یہاں لوگوں کو اٹھا کر باہر پھینک دیا گیا، جیل میں ڈال دیا گیا، اس لئے کہ وہ جمہوریت کی بات کر رہے تھے۔ جمہوریت، کوئی اشتعال میں نہیں آئے گا، جمہوریت ہماری پہلی ترجیح ہے، جمہوریت ہماری دوسری ترجیح ہے اور جمہوریت ہماری تیسری ترجیح ہے، اگر آمر جس راستے بھی آکر جمہوریت کا گلا گھونٹے گا، ان شاء اللہ ہم سیاسی لوگ اس کا مقابلہ کریں گے، ڈٹ کر مقابلہ کریں گے (تالیاں) اور پیچھے نہیں ہٹیں گے جناب سپیکر۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں ہمارا آپس میں سیاسی اختلاف ہوتا ہے اور ہمارا تعلق جمعیت العلماء اسلام سے ہے اور مولانا فضل الرحمان کی ایسی سیاست ہے کہ انہوں نے ہمیشہ جمہوریت کو سپورٹ کیا ہے اور آج بھی وہ جمہوریت کو سپورٹ کرنے کے موڈ میں ہیں، مجھے امید ہے کہ اس وقت وہ لوگ جو ملک کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں، ان کو سر جوڑنا چاہیئے اور سر جوڑ کر یہ طے کرنا چاہیئے کہ وہاں کس قسم کی جمہوریت چاہتے ہیں؟ اگر وہ لنگڑی لولی جمہوریت چاہتے ہیں، Limited جمہوریت چاہتے ہیں تو پھر وہ ہمیں بتائیں، ورنہ عوام کو چھوڑ دیا جائے، عوام کی مرضی کا احترام کیا جائے۔ جناب سپیکر، عوام کی جمہوریت ہی پاکستان کے مسائل کا حل ہے اور مجھے امید ہے ان شاء اللہ اس پر ضرور غور کیا جائے گا۔ جناب سپیکر، آپ نے مجھے سنا، میں آپ کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> میں آپ ہاؤس کے جذبات کو دیکھتے ہوئے اسی (شور) نہیں میں سمجھ رہا ہوں آپ سب کے جذبات کو، مجھے خود بھی افسوس ہے اور مفتی صاحب نے قرآن کا ایک وہ بھی Quote کیا تو ایسی حالت میں مجھے خود بھی افسوس ہو رہا ہے تو پانچ منٹ کیلئے وقفہ کرتا ہوں اسی Protest میں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پانچ منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر:</u> بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ظاہر علی شاہ صاحب۔

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت):</u> جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ظاہر علی شاہ صاحب۔

وزیر صحت: شکریہ جناب سپیکر۔آج۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب!ایک ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ،ایک منٹ،ذرا ان کو،اس کے بعد آپ بولیں نا۔

وزیر صحت: آج کے جو یہ حالات، یہ جو فیصلہ آیا ہے سپریم کورٹ کا، میں تمام ہاؤس سے ریکویسٹ بھی کروں گا،آپ سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ آج کے اس اجلاس کو اس کی روشنی میں 'ایڈ جرن' کیا جائے اور اجلاس کل کیلئے بلا لیا جائے تو یہ میرا خیال ہے کہ یہ بہتر ہو گا۔ میں اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں افتخار، میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! څنګه چې ظاهر علی شاه صاحب اووئیل، صورتحال هم داسې دے او په منټ منټ، سیکنډ سیکنډ کښې نوې نوې خبره کیدے شی نو بنه دا ده چې سبا د پاره، مطلب دا دے چې ملتوی شی او که دې دوران کښې څه شوې وی نو هغه دوران کښې بیا اجلاس کښې په هغې باندې خبره هم کیدے شی چې سبا د پاره اجلاس ملتوی شی، دا به ډیره مناسب وی۔

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 20جون 2012ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)